رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۳ رمضان ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۴۶

احرار کی ذلت و رسوائی کے نئے سامان

احرار نے جس وقت سے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت شروع کی ہے۔ اور جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا اپنا شعار بنایا ہے۔ اسی وقت سے ان کی ذلت اور رسوائی کے حیرت انگیز سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ احرار کے اپنے ہی ہاتھوں پیدا ہو رہے ہیں:

مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر جبکہ تمام مسلمانان پنجاب میں عموماً اور مسلمانان لاہور میں خصوصاً کہرام مچ گیا۔ احرار اپنے کانوں میں تیل ڈالے پڑے رہے۔ اور جب اٹھے تو مسلمانوں کو انگریز کی گولی سکھ کی کرپان اور ہندو کے سرمایہ سے ڈرا کر چیخ و پکار سے باز رکھنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور کہہ دیا۔ مسجدوں کی حفاظت کی نسبت ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرا لینا زیادہ آسان ہے۔ تاکہ وہ مسلمان جو ہندوستان کو آزاد کرانے کا ادعا کرنے والوں کے ساتھ مل کر یا الگ کھڑے ہو کر ان کا انجام دیکھ چکے ہیں وہ کسی مسجد کی حفاظت کا خیال تک دل میں نہ لائیں۔ اور جو کچھ گزرے۔ اسے خاموشی کے ساتھ برداشت کرتے جائیں:

اس طرح ان لوگوں پر جو احرار کے دھوکہ میں آئے ہوئے تھے حقیقت کھل گئی۔ اور انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ احرار غرض کے بندے اور اسلام کے غدار ہیں۔ ان کے دل میں نہ اسلام کی عزت ہے۔ اور نہ مسلمانوں کی وقعت۔ وہ نفسانی اغراض پر ہر ایک چیز بخوشی قربان کر سکتے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ ایک عظیم الشان مسجد کے انہدام کی وجہ سے ان کے دل میں ذرا بھی درد نہ پیدا ہوتا۔ اور وہ اس موقعہ پر غیروں کے آلۂ کار بن کر اسلام اور مسلمانوں سے غداری کے مرتکب ہوتے:

غرض احرار کو اس موقعہ پر خود اختیار کردہ رویہ کی وجہ سے ایسی ذلت اور رسوائی نصیب ہوئی۔ جو آج تک شائد ہی کسی بدقسمت ٹولی کو حاصل ہوئی ہو گی۔ ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک احرار پر لعنت و ملامت کی وہ بوچھاڑ ہوئی۔ اور تمام ہندوستان کے اسلامی پریس نے اس یکجہتی کے ساتھ ان کے خلاف آواز اٹھائی۔ کہ اس کی مثال اس سے قبل نہیں مل سکتی:

اس حالت میں احرار نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ ہزاروں جتن کئے۔ مگر وہ ذلت کے زیادہ سے زیادہ گہرے گڑھے میں گرتے گئے۔ اور آخرکار ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ رہا۔ کہ یا تو براہ راست حکومت کے ساتھ ٹکر لینے کے لئے قانون شکنی کریں یا جماعت احمدیہ کے متعلق ایسا خلاف قانون اور امن شکن رویہ اختیار کریں۔ کہ حکومت قانون کے احترام اور امن کے قیام کے لئے ان سے قانونی سلوک کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اس کے لئے حکومت کی ممانعت کے باوجود انہوں نے قادیان میں مفسدانہ اجتماع کرنا چاہا۔ لیکن جب اس کے لئے وہ کوئی وجہ جواز پیش نہ کر سکے۔ تو یہ کہنے لگ گئے۔ کہ ہم قادیان میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے جمع ہونا چاہتے ہیں:

چونکہ یہ محض بہانہ اور چال تھی۔ کیونکہ احرار کے لئے لاہور یا امرتسر چھوڑ کر قادیان میں جمعہ پڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس لئے وہ لوگ جن کے متعلق امن میں خلل ڈالنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ ان کا قادیان میں داخلہ حکومت نے بند کر دیا۔ اس پر احرار نے ایک طرف تو عام مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے یہ واویلا شروع کر رکھا ہے۔ کہ حکومت نے قادیان میں غیر احمدیوں کو نماز جمعہ ادا کرنے سے روک دیا ہے۔ اور دوسری طرف یہ فتوے بازی کی جا رہی ہے۔ کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے لئے فرض ہو گیا ہے۔ کہ وہ قادیان میں جا کر نماز ادا کریں:

قادیان میں غیر احمدیوں اور خاص کر احراریوں کو نماز جمعہ ادا کرنے کی جو ممانعت ہے۔ وہ تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ ہر جمعہ احرار کا نمائندہ نماز پڑھاتا۔ اور پھر ترجمان احرار اخبار ”مجاہد“ میں اس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے

باقی رہا وہ فتوے جس کا اعلان مولوی عبدالغفار غزنوی نے امرتسر میں کیا۔ اور جو انہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ:-

”کسی خاص جگہ نماز پڑھنا ضروری نہیں لیکن جب اس جگہ پر پابندی عائد کر دی جائے۔ تو نماز پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ قادیان میں جا کر نماز جمعہ ادا کرے“ (پرتاپ ۸ دسمبر)

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ اگر درست ہے۔ اور ایسے موقعہ پر احرار کے نزدیک اسلام کا یہی حکم ہے۔ تو پھر بتایا جائے شہید گنج کی مسجد میں آج تک انہوں نے نماز پڑھنے کا تہیہ کیوں نہیں کیا۔ جہاں نہ صرف نماز پڑھنے کی ممانعت ہے بلکہ اس مسجد کا نام و نشان مٹا دیا گیا ہے۔ اگر احرار نے اس مسجد میں نماز پڑھنے کی تحریک کی ہوتی اور یہ کہا ہوتا کہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ مسجد شہید گنج میں جا کر نماز ادا کرے۔ تو بھی انہیں قادیان کے متعلق یہ فتوے شائع کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ کہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ قادیان میں جا کر نماز جمعہ ادا کرے۔“ کیونکہ قادیان میں احرار کو نماز پڑھنے کی کوئی ممانعت نہیں۔ لیکن اب تو ان کا قادیان کے متعلق یہ اعلان اپنی سابقہ ذلت و رسوائی میں اضافہ کرنے کے سوا کوئی مقصد نہیں رکھتا۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے مسجد شہید گنج کے موقعہ پر اس قدر بزدلی اور نامردی بلکہ غداری سے کام لیا۔ انہیں اب یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ جب کسی جگہ پر پابندی عائد کر دی جائے۔ تو وہاں نماز پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ کاش یہ لوگ پنے گریبانوں میں سونہہ ڈال کر غور کریں۔ کہ احمدیت کے خلاف جو قدم بھی

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بفضلِ خدا ضرور ہو گا

جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ہیں

ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض مقامات پر احرار نے یہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ گورنمنٹ نے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کو روک دیا ہے۔ لیکن یہ بالکل غلط اور محض شرارت ہے۔ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو یقیناً ہو گا۔ احمدی احباب کو بکثرت اس میں شریک ہو کر ان ایام کے برکات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے مستفیض ہونا چاہیئے۔

دور دراز کی منڈیوں تک مفید اشیاء کی اطلاع پہنچانے کا نادر موقعہ

تاجر صاحبان فوری توجہ فرمائیں

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ قریب آ رہا ہے۔ جس میں ہندوستان کے ہر علاقہ و صوبہ مثلاً کشمیر گلگت۔ صوبہ سرحد۔ بنگال۔ مدراس۔ بہار۔ اڑیسہ۔ علاقہ بمبئی۔ سندھ۔ گجرات کاٹھیاواڑ۔ سیلون۔ مالابار حیدر آباد دکن کے علاوہ پنجاب کے ہر حصہ سے تعلیم یافتہ لوگ بکثرت شریک ہوتے ہیں۔ بلکہ افغانستان۔ افریقہ اور دیگر غیر ممالک کے اصحاب بھی شرکت کرتے ہیں۔ گذشتہ سال میں جماعت احمدیہ جن مخصوص حالات سے گزرتی رہی ہے۔ ان کے پیش نظر نیز اپنے مقدس مذہبی مرکز میں رمضان المبارک کے فیوض سے متمتع ہونے کے لئے امسال احباب کے اور بھی زیادہ کثیر تعداد میں شریک ہونے کی توقع ہے۔ احمدی احباب کے علاوہ اس تقریب پر سینکڑوں غیر احمدی۔ ہندو، سکھ۔ معززین تشریف لاتے ہیں۔ اس لئے ہر تاجر اس موقعہ پر الفضل میں اشتہار دے کر گویا ہندوستان کے تمام علاقوں میں اپنے مال کا تعارف کرا سکتا ہے کیونکہ سالانہ جلسہ کے ایام میں الفضل انشاء اللہ باقاعدہ شائع ہوتا رہے گا۔

امرتسر اور لاہور کی فرموں کے لئے بالخصوص یہ نادر موقعہ ہے۔ کیونکہ مختلف علاقہ جات کے احمدی دوست واپسی پر ان منڈیوں سے ضروری اشیاء خرید کرتے ہیں۔ چونکہ اشتہارات کے لئے جگہ مخصوص ہو گی۔ اس لئے صرف ان آرڈروں کی تعمیل ہو سکے گی۔ جو ۲۲ تک دفتر میں پہنچ جائیں گے اشتہار کی اجرت نہایت واجبی ہے۔ جو بذریعہ خط یا سب آفس الفضل۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

(مینیجر الفضل)

جلسہ سالانہ کی دیگوں کی ساتویں قسط

خدا تعالےٰ کا رحم اور اس کی غریب نوازی ہمارے شاملِ حال ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی تک اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ فوراً متوجہ ہوں۔ ساتویں قسط میں حصہ لینے والوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۲۱- قاضی فضیلی امرتسر۔ ایک دیگ اپنے والد بزرگوار جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کی طرف سے

۲۲- ہیڈ ماسٹر غلام احمد صاحب کوٹ ایک دیگ

۲۳- ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ سب اسسٹنٹ سرجن۔ بنت چودہری غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر گرلز ہائی سکول قادیان ایک دیگ

اسی میں سے اب ستاون دیگوں کا مطالبہ باقی ہے۔ امید ہے کہ بقیہ تعداد بھی عنقریب پوری ہو جائے گی۔ احباب توجہ فرمائیں اور ایک دوسرے کو تحریک کریں۔ بالخصوص سکرٹری صاحبان اور جماعت کے دوسرے عہدہ داروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ علاوہ ازیں میں لجنات اماء اللہ کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس نوٹ کو پڑھ کر کوشش کریں۔ کہ اپنی اپنی لجنہ کی طرف سے ایک ایک دیگ جلسہ سالانہ کے لئے بنوا دیں۔ جس پر انکی لجنہ کا نام کندہ کرایا جائیگا اور سالہا سال تک بطور صدقہ جاریہ ان کو ثواب پہونچتا رہے گا۔ ایک دیگ جس کا وزن ایک من پختہ ہوتا ہے۔ چالیس روپیہ میں بنتی ہے تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیجی جائیں اور یہ تصریح کر دی جائے۔ یہ دیگ کی قیمت کے روپیہ ہیں۔

ناظر ضیافت قادیان

ذلتِ احرار کی کہانی۔ احرار کی اپنی زبانی

اس وقت تک احرار کی انہی لوگوں میں جن کے وہ اپنے آپ کو لیڈر اور راہ نما قرار دیتے تھے۔ جس قدر ذلت اور رسوائی ہو چکی ہے۔ اور ہر روز ہو رہی ہے۔ اس کا کسی قدر ذکر آج کے ایک مضمون میں کیا گیا ہے۔ مگر اس سے زیادہ عبرت ناک وہ بیان ہے۔ جو ترجمانِ احرار نے خود پیش کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اپنی ذلت کے بہتے ہوئے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ منظر عبرت کے عنوان سے ۱۰ دسمبر کے "مجاہد" میں نظم چلی لکھا ہے:

جسکو دیکھو وہ ہے آمادہ لڑائی کیلئے
پھبتیاں اڑتی ہماری عقل پر ہیں ہر طرف
بے سبب ہر بات پر لڑنا جھگڑنا روٹھنا
کل گلے ملتے تھے جو باہم بصد جوش و خروش
کر دیا ہے جب جنونِ خود سری نے بد اس

آستینیں چڑھ رہی ہیں ہاتھا پائی کے لئے
آہ! کیا پیدا ہوئے ہم جگ ہنسائی کے لئے
یہ نہیں شیوہ مناسب بھائی بھائی کے لئے
سوچتے ہیں آج منصوبے جدائی کے لئے
کون آئے گا ہماری راہ نمائی کے لئے

آہ! فرخ چل دیئے حضرت مسیح الملک بھی
کون دے نسخہ ہمیں دل کی صفائی کے لئے

لاہور کے راستہ سفر کرنیوالے احمدی احباب کو ضروری اطلاع

احمدی احباب جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیاری کر رہے ہونگے۔ اس لئے ایسے دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ جو لاہور سے گذر کر قادیان پہونچیں گے کہ اپنے ساتھ کسی قسم کا کوئی ہتھیار مثلاً لاٹھی۔ تلوار یا اسی قسم کا کوئی اور اوزار نہ لائیں۔ کیونکہ پولیس ریلوے اسٹیشن شاہدرہ پر متعین ہے۔ جو پشاور یا لائل پور وغیرہ کی طرف سے آنے والے لوگوں سے سب ہتھیار لے لیتی ہے۔ اسی طرح سٹیشن لاہور چھاؤنی میں بھی پولیس کافی تعداد میں متعین ہے۔ جو کراچی وغیرہ کی طرف سے آنے والے لوگوں سے اس قسم کی چیز لے لیتی ہے۔ خواہ وہ مسافر لاہور سے آگے جانے والے ہوں۔ یا لاہور جانے والے ہوں۔ احمدی احباب ان باتوں کا ضرور خیال رکھیں۔

(خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری ملازم ریلوے مغلپورہ)

ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کا عجیب دعویٰ

وید کے کامل مذہبی کتاب ہونے کے متعلق

۲

آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے ۳۰ - نومبر آریہ سماج انارکلی لاہور کے سالانہ جلسہ میں ہندو دھرم پر جو تقریر کی - اور جس میں یہ دعوےٰ کیا کہ مجھے کسی مذہب میں کوئی ایسی خوبی نظر نہیں آئی - جو ویدوں میں موجود نہ ہو - اس پر بحث کرتے ہوئے ایک گزشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے - کہ ڈاکٹر صاحب اپنے دعوے کی تائید میں ویدوں سے اس توحید اور صفات الٰہیہ کا ذکر نکال کر دکھائیں - جو قرآن مجید نے پیش کی ہے - اگر وہ ایسا نہ کر سکیں - تو خود ہی ان پر اپنے دعوے کی تغلیط بآسانی واضح ہو جائے گی - اب مزید بعض وہ باتیں بیان کی جاتی ہیں - جن سے ہمارے نقطۂ نگاہ میں وید بالکل محروم ہیں -

اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی الہامی کتاب ایسی بے مثل ہے - کہ دُنیا اپنی مجموعی طاقت سے مل کر بھی اس کے مقابلہ میں کوئی کتاب تیار نہیں کر سکتی - چنانچہ قرآن مجید نے اس دعوے کو ان الفاظ میں پیش فرمایا ہے - لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھٰذا القراٰن لا یاتون بمثلہٖ ولو کان بعضھم لبعضٍ ظھیرا - یعنی اگر چھوٹے اور بڑے - عالم اور فاضل سب اس مقصد کے لئے مل جائیں کہ وہ قرآن جیسی کتاب تیار کریں - تو وہ نہیں کر سکینگے نہ انفرادی طور پر نہ اجتماعی رنگ میں - واقعات اس دعوے کی صداقت کا ثبوت ہیں - کیونکہ قریباً تیرہ سو سال گزر چکے - آج تک ایک شخص بھی ایسا نہیں پیدا ہوا - جو قرآن مجید کا مثل تیار کر سکے - اس کے مقابلہ میں براہمنوں نے اتھر وید کو خود بنا کر رگ - سام اور یجر وید کے ساتھ ایسا ملا دیا - کہ آج آریہ صاحبان اتھر وید کو بھی باقی تینوں ویدوں کی طرح الہامی ماننے لگ گئے ہیں - اس امر کا ثبوت کہ درحقیقت وید تین ہی ہیں - یجر وید ادھیائے ۲۶ کا پہلا منتر ہے جس میں رگ یجر اور سام کا تو ذکر آتا ہے - مگر اتھر وید کا نام تک نہیں - علاوہ ازیں ستیارتھ پرکاش باب ۳ دفعہ ۲۶ میں ایک ایک وید کو بارہ بارہ سال تک پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے مدت تعلیم ۳۶ سال قرار دی گئی ہے - جس سے تین ہی ویدوں کا الہامی ہونا ثابت ہوتا ہے - نہ کہ چار کا - مگر برہمنوں نے چوتھے وید کو بھی کچھ اس طرح باقی ویدوں میں ملا دیا ہے - کہ عام طور پر اتھر وید کو بھی الہامی سمجھا جاتا ہے - اس سے ظاہر ہے - کہ ویدوں کا مثل تیار ہو سکتا ہے - مگر قرآن کا مثل تیار نہیں ہو سکا - اور نہ ہو سکیگا ٭

اسلام کی ایک اور فضیلت یہ ہے - کہ اسکی الہامی کتاب قرآن مجید کی تعلیم فطرت انسانی کے عین مطابق ہے - اس نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا جس کا بجا لانا انسان کے لئے اخلاقی روحانی یا جسمانی لحاظ سے نقصان رساں ہو - اس کے مقابلہ میں وید میں نیوگ کا ایسا مسئلہ پایا جاتا ہے - جسے فطرتِ انسانی ایک لحظہ کے لئے بھی قبول نہیں کر سکتی - علاوہ ازیں کئی وید منتر ایسے ہیں - جن کی تعلیم انسانی اخلاق کو گرانے والی ہے - مثلاً رگوید کے ایک منتر کا ترجمہ سوامی دیانند جی اس طرح فرماتے ہیں کہ " بادل زمین میں اس طرح پانی ڈالتا ہے جیسے باپ لڑکی میں نطفہ " (رگوید آدی بھاشا بھومکا ہندی صفحہ ۲۱۹) اس کے مقابلہ میں قرآن مجید کا کوئی حکم ایسا نہیں - جس پر عمل کرنے یا جسے لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے انسانی غیرت و حمیت کا شیشہ چور چور ہوتا ہو -

تیسری فضیلت اسلام میں یہ پائی جاتی ہے کہ اس نے بنی نوع انسان کو ایسی دُعائیں سکھائی ہیں - جو ہر قسم کی روحانی اور جسمانی حاجات کو پورا کرانے کی عاجزانہ درخواستوں پر مشتمل ہیں - اور جو کچھ مانگنا سکھایا گیا ہے وہ ایسی چیزیں ہیں - جو انسانی زندگی کے لئے مفید اور بابرکت ہیں - لیکن ویدک دعائیں جو کچھ مانگنا سکھاتی ہیں - اس کی کیفیت حسب ذیل دُعاؤں سے ظاہر ہے -

(۱) " ہے پرمیشور وراجن آپ بہت بولنے والے کو نر دیک دیا والے کے لئے (اور) حد سے باہر والے کے لئے گونگے ظاہر کیجئے " (یجر وید ادھیائے ۳۰/۱۹)

(۲) " اے پرمیشور وراجن آپ آگ کے لئے موٹی اشیاء کو زمین کے لئے بغیر پاؤں کے رینگنے والے سانپ وغیرہ کو پیدا کیجئے " (یجر وید ادھیائے ۳۰ منتر ۲۱)

(۳) " ہے پرمیشور وراجن آپ زمین و آسمان کے درمیان کھیلنے کودنے (اور) بانس سے ناچنے والے نٹ وغیرہ کو پیدا کیجئے " (یجر وید ادھیائے ۳۰/۲۱)

(۴) " ہے پرمیشور وراجن آپ بین بجانے اور ہاتھوں سے داد تر بجانے اور تونو نامی باجے کو بجانے والے ان سب کو ناچنے کے لئے اور خوشی کے لئے تال وغیرہ بجانے والے کو پیدا کیجئے " (یجر وید ادھیائے ۳۰/۲۰)

یہ وہ دُعائیں ہیں - جو وید نے سکھائیں - اور جن میں یہ استدعا کی گئی ہے - کہ دُنیا میں گونگے پیدا کئے جائیں - سانپ پیدا کئے جائیں نٹ پیدا کئے جائیں - اور تال وغیرہ بجانے والے پیدا کئے جائیں - مگر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ دعائیں اپنے اندر کوئی معنے رکھتی ہیں - یا ان چیزوں کی بنی نوع انسان کو کوئی ضرورت ہے جب نہیں - تو اس قسم کی دعائیں سکھانا سوائے اس کے کوئی مطلب نہیں رکھتا - کہ وید ایک ایسی خوبی سے محروم ہیں - جو اسلام میں نہایت نمایاں طور پر نظر آتی ہے ٭

چوتھی فضیلت اسلام میں یہ پائی جاتی ہے کہ اس کی پیش کردہ تعلیم نہ صرف فطرت انسانی کے مطابق ہے - بلکہ ایسی جامع اور کامل ہے کہ زمانہ کے تغیرات اور سائنس کے تجربات بھی اس کی تکذیب نہیں کر سکتے - لیکن وید اس خوبی سے بھی محروم ہیں - اور اس کی تعلیموں پر علوم سائنس کی رُو سے بیسیوں اعتراضات ہو سکتے ہیں - چنانچہ مثال کے طور پر بعض باتیں پیش کی جاتی ہیں - لکھا ہے :-

(۱) گرہست جن (عیال دار لوگ) کو چاہئے کہ اس طرح کوشش کریں - کہ جس سے تینوں یعنی بھوت (ماضی) بھوشیت (مستقبل) اور ورتمان (حال) زمانہ میں بہت ہی سکھی ہوں - (تفسیر دیانند) سوال یہ ہے - کہ انسان ایسا کام تو کر سکتا ہے جس سے وہ زمانہ حال یا مستقبل میں آرام اور سکھ سے رہے - لیکن وہ ایسا کام کس طرح کر سکتا ہے جس کے نتیجہ میں زمانہ ماضی میں بھی وہ آرام حاصل کر سکے - گزرا ہوا وقت جب واپس نہیں آ سکتا - اور نہ انسان زمانہ ماضی میں جا سکتا ہے - تو یہ کہنا کہ ایسا کام کرو جس سے ماضی مستقبل اور حال تینوں زمانوں میں خوش رہ سکو - بالکل بے معنی بات ہو جاتی ہے ٭

(۲) اسی طرح یہ لکھا ہے " میں جو سوم لتا وغیرہ بوٹیوں (کو) جو زمین وغیرہ سے تین برس پہلے مکمل سکھ دینے میں عمدہ ظاہر ہوئیں - جو حاصل کرنے والے بیماروں کے سو اور سات جنم اور ناڑیوں کے زخموں کو مفید ہیں - ان کو جلدی جانوں " (تفسیر دیانند بھاشا یجر وید جلد ۱ صفحہ ۴۱۶ ادھیائے ۱۲ - منتر ۷۵) اس منتر میں ذکر ہے کہ بعض بوٹیاں ایسی تھیں - جو زمین سے تین برس پہلے اُگیں - اور لوگوں نے ان سے فائدہ حاصل کیا - مگر سوال یہ ہے - کہ جب زمین پیدا ہی نہیں ہوئی تھی - تو بوٹیاں کس جگہ اُگ آئیں - یہ اور اسی قسم کی بعض اور خلافِ عقل تعلیموں کی وجہ سے وید اس خوبی سے بھی محروم ہیں - جو قرآن کریم کو حاصل ہے - کہ اس کی کوئی تعلیم عقل اور سائنس کے خلاف نہیں ٭

اسلام کی ایک اور فضیلت یہ ہے کہ اسکی الہامی کتاب صرف تعلیمات اور اوامر و نواہی کا مجموعہ ہی نہیں - بلکہ اس میں آئندہ زمانہ میں رونما ہونے والے واقعات کے متعلق پیشگوئیاں بھی پائی جاتی ہیں - چنانچہ اس قسم کی کئی پیشگوئیاں قرآن مجید میں موجود ہیں - جو موجودہ زمانہ میں پوری ہوئیں - اور آئندہ بھی پوری ہوتی رہیں گی - لیکن اس کے مقابلہ میں دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے - کہ وید اس خوبی سے بکلی محروم ہیں - اور اس میں وہ پیشگوئیاں موجود نہیں - جو کسی کلام کو انسانی کلام سے ممتاز اور بلند و بالا ثابت کرتی ہیں -

پھر قرآن مجید کی ایک اور عظیم الشان فضیلت یہ ہے - کہ اس پر عمل پیرا ہونے والے اللہ تعالیٰ سے مکالمات و مخاطبات کا شرف حاصل کرتے اور اسی دُنیا میں بشارات الٰہیہ سے نوازے جاتے ہیں لیکن ویدوں کے متعلق یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ ان چار رشیوں کے بعد جن پر ویدوں کا نزول ہوا - کسی اور کو بھی ویدوں پر عمل کر کے ایشور سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا - اگر سر نارنگ کو اس بات کے

احرار رہنماؤں کے چندے کے پھندے

امرتسر کی انجمن تحفظ مساجد کی طرف سے اظہار حقیقت

قادیان میں نماز جمعہ ادا کرنے کے نام سے احرار نے جو فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ اُسے احمدیت کا کھلا دشمن "احسان" بھی احرار کی شطرنج کی چال قرار دے چکا ہے۔ اور دوسرے مسلمان بھی اس فریب کاری کی قلعی کھول رہے ہیں۔ چنانچہ امرتسر کے ایک معزز اور ذمہ وار غیر احمدی نے حال میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حق پسند اصحاب اندازہ لگائیں۔ کہ احرار اپنی فریب کاریوں کی وجہ سے کس قدر ذلیل ہو رہے ہیں:

گذشتہ جمعہ مبارک کو قریباً ۱۲ بجے دن کے شہر میں منادی ہو رہی تھی۔ کہ مسلمانان ہند کو قادیان میں ادائیگی نماز جمعہ کے لئے روک دیا گیا۔ اور سید عطاء اللہ بخاری مع چند حواریوں کے گرفتار ہو گئے ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا کیلے ہی:

برادران اسلام۔ یہ صرف احرار دوستوں کی ایک شطرنج کی چال ہے۔ کہ اپنے آپ کو گرفتار کرا کر قوم کے سامنے ایک نئی ایجیٹیشن کی صورت پیدا کر کے چندہ جمع کیا جائے۔ کیونکہ آج کل چندہ کی کمی ہو چکی ہے۔ دوسرے مسجد شہید گنج کے بارے میں احرار کا وقار قوم کے دلوں سے اٹھ چکا ہے۔ اب چندہ آئے تو کس طرح۔ اب مسلمان اتنے سادہ لوح نہیں ہیں۔ وہ اپنے لیڈر اور غیر لیڈر میں تمیز کر سکتے ہیں۔ "امیر شریعت" کو یہ مسئلہ معلوم نہیں۔ کہ جمعہ کی نماز قصبہ میں نہیں ہو سکتی۔ جبکہ شہر کی جامع مسجد افضل و بہتر ہے۔ بار بار قادیان۔ قادیان کی رٹ لگانا۔ اور ایجی ٹیشن پیدا کر کے غریب اور جاہل مسلمانوں کو قربانی کا بکرا بنانا۔ اور گورنمنٹ کو تنگ کرنا یہ کسی عقلمند لیڈر کا کام نہیں۔ محض قادیان میں فساد پیدا کرنا اور پبلک کو اپنی طرف متوجہ کرنا تاکہ جو شخص مسجد شہید گنج کے معاملہ میں بہت سے پارٹ ادا کر چکا ہے۔ اس کی وزارت کے لئے رائے عامہ کو متوجہ کیا جائے اور الیکشن میں کامیاب کرایا جائے۔ بس یہ ہے احرار کا اصلی مقصد و مدعا:

احرار سے حساب کا مطالبہ

کاغذی "مجاہد" میں روزانہ چندے کی اپیلیں شائع ہو رہی ہیں۔ احرار پولیٹیکل کانفرنس میں گرم گرم بہت تقریریں ہوئیں۔ لدھیانوی مولوی امرتسری شیخ بہت چیخے چلائے۔ ایک بیچارے سرحدی بھائی کو بھی صدارت کے لئے بمنت و زاری سیالکوٹ لایا گیا۔ مگر پولیٹیکل کانفرنس کی ساری روئداد کو بار بار پڑھیئے۔ آپ کو زبر عم احرار "مسلمانوں کی سب سے بڑی انجمن" (احرار) کا حساب و کتاب یعنی آمد و خرچ کہیں نظر نہیں آئے گا۔ ہر سوسائٹی ہر انجمن کے سکرٹری کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ سالانہ جلسے کے موقعہ پر اس سال کی آمد و خرچ پیش کرے۔ مگر احرار پر تو حساب کا نام سن کر سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ کوئی ان احراری لیڈروں سے پوچھے کہ جب آپ قوم سے چندہ مانگتے ہیں۔ تو قوم کے سامنے حساب پیش کرو۔ مگر یہ لوگ جواب دیتے ہیں۔ کہ حساب خدا کو دیا جائے گا۔ پھر بھئی جاؤ خدا سے ہی چندہ مانگو۔ غریب لوگوں کو کیوں تنگ کرتے ہو۔ مسلمان بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ احرار کو ایک پیسہ چندہ نہ دیں۔ جب تک یہ لوگ روپے کے معاملہ میں اپنی پوزیشن قوم کے سامنے واضح نہ کریں۔ ورنہ مجبوراً ہم کو یہ شائع کرنا پڑے گا۔ کہ امیر شریعت سے لیکر امرتسری لیڈر تک مع صاحب صدر قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے ماہوار کتنا "الاؤنس" حاصل کر رہے ہیں۔ اور پھر قوم ہی سے سوال کیا جائے گا۔ کہ آیا یہ لوگ اتنے بڑے بڑے الاؤنس لینے کے حقدار ہیں۔ اور اغلباً ہم کو اس معاملہ کو قانونی حدود کے اندر لانا پڑے گا۔ قوم ان لوگوں کو بحیثیت ایک امین کے روپیہ دے رہی ہے تو حساب لینا قوم کا فرض ہے۔ اگر حساب نہ دیا گیا۔ تو پھر عدالت عالیہ کے دروازے کھلے ہیں جہاں پائی پائی کا حساب لیا جائے گا:

مخیر حضرات سے گزارش

اس سلسلہ میں میری ان مخیر معطی اصحاب سے اپیل ہے (خصوصاً دہلی وغیرہ والوں سے) کہ وہ اپنے عطیوں کی رقوم معہ تاریخ بدیں فلاں احرار کو چندہ بھیجا گیا۔ نیز کوئی رسید کسی احراری لیڈر کے دستخطوں کی ہو۔ تو اس کی نقل بھیج دیں۔ یا اصل رسیدیں ہی بھیج دیں۔ یہ تمام مواد بعد میں واپس کر دیا جائے گا اپنا پورا پتہ بھی درج کریں۔ اور ہمارے پتہ پر یہ سب کچھ ارسال کر دیں۔ ممنون ہونگا

"قادیان چلو" کی رٹ

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

احرار نے کیوں قادیان چلو قادیان چلو کی رٹ لگا رکھی ہے۔ اس لئے کہ "بی احرار" نے اپنی اہم شوری کمیٹی سے یہ سازش کی ہوئی ہے۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ مسجد شہید گنج ایجی ٹیشن کو ناکام بنایا جائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج مسلمانوں کی توجہ شہید گنج جیسے اہم معاملہ کی طرف سے ہٹا کر قادیان کی طرف لگانے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ محض سادہ لوح مسلمانوں کو صریح دھوکہ دیا جا رہا ہے:

اگر یہ سازش نہیں ہے۔ تو کیا مجلس احرار بتا سکتی ہے۔ کہ جس قوم کو مسلمان متفقہ فیصلہ کر کے کافر و ملعون قرار دے چکے ہیں۔ پھر ان کی ناپاک زمین کو کیونکر پاک زمین بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کیا مرزا غلام احمد آنجہانی کی پیشگوئی کو ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کیا نماز جمعہ لاہور جیسے عظیم الشان شہر کی شاہی مسجد میں ادا نہیں ہو سکتی۔ مگر یہ کیسے ہو۔ اس سے نہ تو چندہ جمع ہو سکتا ہے نہ ہی بی احرار اور اس کے ممبروں کا "وقار" قائم رہ سکتا ہے:

آل انڈیا مجلس مشاورت کو ناکام کرنے کی کوشش

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

بی احرار کی نئی چالاکی ملاحظہ ہو۔ امیر ملت کی جانب سے اعلان ہو چکا ہے۔ کہ آئندہ ماہ جنوری کی ۹-۱۰-۱۱ تاریخ کو ایک آل انڈیا مجلس مشاورت بلائی جائے گی۔ جس میں ہر اسلامی فرقہ ہر جماعت کے ہندوستان بھر کے نمائندے شامل ہو کر مسجد شہید گنج کے متعلق کوئی عملی قدم اٹھائیں گے۔ جب بی احرار نے یہ سنا تو پہلا معاہدہ یاد آ گیا۔ اب نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کیونکہ کوئی ایسا بہانہ ہاتھ نہ آتا تھا۔ کہ یہ تین چار ماہ "بی کلاس" کے اندر گزار سکیں۔ سیالکوٹ کانفرنس بھی گذر گئی۔ مرزا محمود سے مباہلہ کے چیلنج کا وقت بھی گیا۔ جبکہ بٹالہ والوں کا ہزاروں آدمیوں کے لئے پلاؤ پکا پکایا رہ گیا۔ بی احرار عجب کشمکش میں تھی۔ کہ اس کو قادیان جیسے "دار السلطنت" میں "عظیم الشان" طور پر جمعہ ادا کرنے کا خیال آ گیا۔ پس پھر کیا تھا نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ "سوالاکھ احراری" "دندناتا ہوا" اس طرف کا رخ کرتا ہے۔ نتیجہ جو ہوا وہ ظاہر ہے۔ اب پیچھے جو رہ گئے۔ وہ ایک دوسرے کا مونہہ تکتے ہیں۔ اور زبان قال سے دندناتے ہوئے گلا پھاڑ پھاڑ کر ممبر پر کود کود کر چلاتے ہیں۔ (۱) ہم شریعت کی رو سے قید ہونے سے باز آئے۔ بھائی یہ کام تو طلباء اور ائمہ مساجد کا ہے۔ جماعت کرانی ہے بھائی جماعت۔ جماعت بھی جمعہ کی۔ جس میں ایک چھوڑ دو خطبے (۲) "بغیر داڑھی کے امام نہیں بن سکتا"۔ میری تو داڑھی بھی ہے۔ چلو آج کے جلسہ میں کیا جانا" میں بیمار ہوں بس جناب یہی لیڈری ہے کونسلوں کی نوازتوں پر تم قبضہ جماؤ۔ اور رمضان شریف کے مہینہ میں جیل جائیں۔ بیچارے "طلبہ"؟ بڑے بڑے ماہواری الاؤنس تمہیں ملیں۔ اور جاڑے میں مفت میں تاریک۔ کوٹھڑیوں میں بیچارے نان شبینہ کے محتاج طلبہ مریں۔ کیا یہی مساوات ہے۔ مسلمان ہوتے ہوئے جس پر تم کو ناز ہے تف ہے تمہاری ایسی لیڈری پر۔ اسلام کو رسوا کرنے والے غدارو ہوش کرو۔ اب وہ وقت نہیں مسلمان اب تمہارے مکر و فریب میں آنے کا نہیں۔ اب کرا۹ پرشاد" وہیں سے ملیگا۔ جس کا کام کرو گے وزارتیں بھی وہیں دلوائیں گے۔ تمہارے کہنے پر جیلوں میں بھی وہی جائیں گے۔ غرباء کو جیلوں میں بھیج کر خود تماشہ دیکھنے والے مدار بو کاٹھ کی ہنڈیا دوبارہ نہیں چڑھا کرتی۔

"ظفر علی خاں کا مقابلہ کرنے والے "ہیچ" دیکھ دل کی آنکھ سے دیکھ۔ سن دل کے کان سے سن وہ "مرد مجاہد" اب بھی نظر بندی کی صعوبتیں برداشت کر رہا ہے۔ اس کا جانباز شہزادہ اس کا شریک کار ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کو سیاست کا سبق سکھانے والا روزنامہ اب بھی قوم پر نثار ہے اس کے خاندان کا دل آلام سے فگار ہے۔ ان گوناگوں

وصیت میں اضافہ

بابو محمد اسمٰعیل صاحب ولد مولوی غلام قادر صاحب ملیاں ضلع جالندھر حال آرسنل چھاؤنی لاہور نے اپنی وصیت ۱/۱۰ کی بجائے یکم نومبر ۱۹۳۵ء سے ۱/۵ کر دی ہے اور ماہوار ادائیگی شروع کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ بابو صاحب نے باوجود قادیان میں مکان بنوانے کی وجہ سے زیر بار ہونے کے مالی قربانی میں ترقی کی ہے۔ احباب کو ایسے احباب کی تقلید کرنی چاہیئے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

حیرت انگیز رعایت محض دوستوں کے تقاضہ پر

جو دوست اپنے خطوط ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۳۵ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے یا دستی خرید ینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنہ پر ملیگی!

کیونکہ اس سال ماہ اکتوبر میں کارخانہ کی طرف سے رعایت دی جا چکی تھی، اسلئے سالانہ جلسہ پر رعایت دینے کا کوئی خیال نہ تھا، مگر ۲۲ نومبر کو جب دوست قادیان تشریف لائے تو انہوں نے بار بار تقاضہ کیا، کہ آپ سالانہ جلسہ پر ضرور رعایت دیں، اس لئے محض دوستوں کے تقاضہ پر ایام جلسہ میں یہ غیر معمولی رعایت دیجارہی ہے، کہ جو صاحبان ۲۵ تا ۲۸ دسمبر ۳۵ء کو دستی دفتر اخبار نور سے ادویہ خرید فرمائینگے، یا انہی تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں پوسٹ کرینگے، انہیں حسب ذیل ادویہ میں نصف کی رعایت دی جائیگی۔

موتی سُرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے، نصف قیمت ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سُرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپکو بھی یہی موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں، کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا، گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی، کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گرے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں ملیریا بخار کو ۔۔۔ روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کے دور کرنے کیلئے بھی یہ بےنظیر چیز ہے، ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے، نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصولڈاک علاوہ

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم

اکسیر البدن کے متعلق فرماتے ہیں کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے، اس کی وجہ صرف یہ ہے وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوا اکسیر البدن بھیجی تھی میں نے استعمال کرنی شروع کر دی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی، الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کر دیں"۔

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے، میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا، اس کی صحت مخدوش تھی اور ام الخبائث پھیپھڑے کا خدشہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچالیا، اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اپنا اعجازی اثر کیا ہے، میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے، میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل خاص اجزاء شامل ہیں، سونا کشتہ، کستوری، عنبر، یاسمین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل، ضعف دماغ ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کے بیس روپے، نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ منرو لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ " اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض کو جسکی عمر ۴۵ سال سے تجاوز کر چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"۔

"اکسیر اکبر" واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بناکر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے، قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں، جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے ایک روپیہ، نصف قیمت آٹھ آنے، محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا، یہ اس بات کی دلیل ہے، کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے، ہر قسم کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد، قولنج کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی بخار، ضعف بدہضمی کیلئے تریاق، قصہ کوتاہ! قریباً ۲۰ دو ضد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے، نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بےنظیر تحفہ، مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بےچینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے، نصف قیمت دو روپے آٹھ، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤ گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بےنظیر چیز ہے، قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے، پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ! اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے، اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے، اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں، گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایکسو گولی کی قیمت دو روپے، نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادینگی، قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ، محصولڈاک علاوہ۔

مچھر پرف

جس کی بُو سے مچھر بھاگ جاتا ہے، دو اونس کی شیشی، قیمت ایک روپیہ چار آنہ، نصف قیمت دس آنے

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ، یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے، ہم نے بڑے تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے، جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے، قیمت تین روپے، نصف ایک روپیہ آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، نور ہسپتال سے جانب شرق، قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

7.35

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

عدیس آبابا ۱۷ دسمبر۔ ادگاڈن کے محاذ پر بمباری کے آغاز سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اطالویوں نے پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اطالوی افواج نے ٹینکوں اور مسلح کاروں کے ساتھ حبشیوں پر حملہ کیا۔ لیکن حبشیوں نے ان کی آٹھ مسلح کاروں کو تباہ کر دیا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سمالی لینڈ کے بہت سے باشندے حبشی افواج کے ساتھ مل گئے ہیں۔

اسمارہ ۱۷ دسمبر۔ سمالی لینڈ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ اطالوی ہوائی جہازوں نے متواتر دو گھنٹے تک حبشی افواج پر بم باری کی۔ بم باری کے مقابلہ میں حبشی افواج نے ہوائی جہازوں پر گولیاں چلائیں۔ اور ایک جہاز کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

"ٹائمز اوف لنڈن" کا نامہ نگار مقیم پیرس لکھتا ہے۔ کہ اگر شاہ حبشہ نے تجاویز مصالحت کو منظور کر لیا۔ تو اسے عدیس آبابا سے آساب تک ریل بنانے کی اجازت نہ ہوگی۔

عدیس آبابا ۱۷ دسمبر۔ شاہ حبشہ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ تجاویز مصالحت کو منظور کرنا بزدلی ہے۔ اور لیگ سے وابستہ ممالک سے غداری کے مترادف ہے ایسا کرنے سے زبردست ممالک کمزور ملکوں پر حملہ آور ہونے سے دریغ نہیں کریں گے۔

کلکتہ ۱۷ دسمبر۔ برلا کارخانجات کلکتہ کے پانچ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ان کی اجرتوں میں اضافہ کیا جائے۔

کلکتہ ۱۷ دسمبر۔ کلکتہ کارپوریشن کے سلسلہ میں مصالحت کی تمام کوششوں میں ناکام ہونے کے بعد کارپوریشن کے میئر مسٹر فضل الحق نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ آج دارالعوام میں مسٹر ایڈن پر مجوزہ صلح نامہ کے متعلق سوالات کی بوچھاڑ ہوتی رہی۔ ایک ممبر کو درشت الفاظ کے استعمال پر تنبیہہ کی گئی۔

پیرس ۱۷ دسمبر۔ حکومت حبشہ نے تجاویز مصالحت کا جواب اپنے نمائندہ مقیم جنیوا کے پاس بھیج دیا ہے۔ جواب میں تجاویز کو واضح طور پر مسترد نہیں کیا گیا۔ تاہم اس میں اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ یہ تجاویز ۱۹۰۶ء کے معاہدہ پر مبنی ہیں۔ جسے حبشہ نے منظور نہیں کیا تھا۔ علاوہ ازیں ان تجاویز سے اس معاہدہ کی خلاف ورزی ہوتی ہے جو ۱۹۰۹ء میں فرانس اور حبشہ کے مابین طے پایا۔

لنڈن ۱۷ دسمبر آج دارالعوام کے ایک لیبر لیڈر نے حکومت برطانیہ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ حکومت ہند کو ہدایت کر دے کہ کانگرس کی گولڈن جوبلی پر سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ آج خان بہادر حافظ ہدایت حسین ایم ایل سی (یو۔ پی) وفات پا گئے۔

لاہور ۱۷ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے آریہ پرتی ندھی سبھا کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں جلوسوں کی ممانعت کر دی ہے۔

امرتسر ۱۷ دسمبر۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی مجلس عاملہ نے یکم جنوری سے کرپان پر پابندی کے خلاف مورچہ لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور تمام اکالی جتھوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ مورچہ کے لئے تیار رہیں لاہور کے ذمہ دار حکام اس سلسلہ میں پیش بندیاں کر رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۷ دسمبر۔ بنگال کے مشہور شاعر رابندرناتھ ٹیگور بیمار ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے انہیں کامل آرام اور سکون کا مشورہ دیا ہے۔

کوئٹہ ۱۷ دسمبر۔ آج شب ۲ بجے کے قریب زلزلہ کا ایک شدید جھٹکہ محسوس کیا گیا لوگ بستروں پر چونک پڑے۔ کھڑکیاں اور دروازے آپس میں ٹکرانے لگے۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

ایتھنز ۱۷ دسمبر۔ وزیر اعظم یونان نے شاہ یونان سے درخواست کی ہے کہ وہ پارلیمنٹ کو توڑنے کے متعلق اعلان پر دستخط کر دیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بادشاہ اس پر دستخط کر دیں گے۔

ہانگ کانگ ۱۷ دسمبر۔ جاپان کی مخالفت کرنے والے ہانگ کانگ کے ایک اخبار کے ایڈیٹر پر آج کسی نے فائر کر دیا۔ ایڈیٹر کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

الہ آباد ۱۷ دسمبر۔ ایسٹ انڈین ریلوے لائن پر گذشتہ شب ایک مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ جس کے نتیجہ میں ڈرائیور ہلاک ہو گیا۔

مارسیلز ۱۷ دسمبر۔ مارسیلز کی بندرگاہ پر کارکنوں کی ہڑتال کی وجہ سے بندرگاہ کے تمام کام رک گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کارکنوں کی اجرت میں دس فیصدی تخفیف کا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے۔ جس پر انہوں نے ہڑتال ترک کر دی۔

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ آج دارالعوام میں مسٹر دیکوڈ نے سوالات کے دوران میں اس بات کا انکشاف کیا۔ کہ مصر میں طلباء کے بلوے اس اطالوی پراپیگنڈا کا نتیجہ ہیں۔ جو اٹلی نے مصر میں برطانیہ کے خلاف شروع کر رکھا ہے۔

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ کوئٹہ میں ۲۵۲۲۶۰ روپے کی جائداد کی مزید کھدائی کی گئی ہے۔ اور ایک سو تین مزید لاشیں نکالی گئی ہیں۔ اس وقت تک لاشوں کی تعداد ۱۱۲۷ ہے۔

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی کے نتیجہ میں برطانیہ کی تجارت برآمد میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے۔

بنارس ۱۷ دسمبر۔ جنوری ۱۹۳۶ء کے وسط میں الہ آباد میں تمام ہندوستان کے اخبارات کی نمائش منعقد ہوگی۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت ہائے ٹرکی۔ عراق۔ ایران اور افغانستان باہمی تعاون کا ایک عہد نامہ تیار کر رہے ہیں اس سلسلہ میں سلطان ابن سعود والئے عرب (حجاز) کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ پارلیمنٹ کی مزدور پارٹی نے تجاویز مصالحت کے متعلق برطانوی گورنمنٹ پر اظہار افسوس کی جو تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ مظلوم کے مفاد کو نظر انداز کر کے ظالم کی حمایت کی گئی ہے۔

لاہور ۱۷ دسمبر۔ لالہ ہرکشن لال نے اپنے دیوالیہ قرار دئے جانے کے متعلق درخواست کی سماعت کے خلاف ہائی کورٹ میں اس امر کی درخواست کی تھی۔ کہ ہائی کورٹ کو اس کیس کی سماعت کا کوئی اختیار نہیں ہائی کورٹ نے لالہ صاحب کی اس درخواست کو مسترد کرتے ہوئے ۲۵۰ روپے کا خرچہ ان پر ڈال دیا ہے۔

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ بحری کانفرنس میں جاپانی مندوبین مساویانہ حقوق کے مطالبہ پر اڑے ہوئے ہیں۔ برطانیہ کی طرف سے اب جہازوں کی تعداد محدود کرنے کی تجویز پیش کی جائے گی۔ اس تجویز میں تمام حکومتوں سے مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ وہ اپنے آئندہ بحری پروگرام سے کانفرنس کو مطلع کریں۔

امرتسر ۱۷ دسمبر۔ گیہوں بہار ۲ روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۹ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے ۳ پائی۔ چاندی دیسی ۵۷ روپے ہے۔

الہ آباد ۱۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ گورنمنٹ یو۔پی زمینداروں کی سہولت کے لئے لگان اور مالیہ کی ایک نئی سکیم پر غور کر رہی ہے۔

میڈرڈ ۱۷ دسمبر۔ سپین میں سیاسی بدامنی کے پیش نظر پارلیمنٹ کو توڑ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

روما ۱۷ دسمبر۔ ماؤنٹ ایورسٹ پر پہنچنے کے لئے ایک پارٹی تیار کی گئی ہے۔ اس کے بارہ ممبر ہیں۔ پارٹی کے لیڈر مسٹر ٹیچ ہیں۔

پشاور ۱۷ دسمبر۔ سر عبدالرحیم پر فائر کرنے والے دو ملزمان کا چالان کر دیا گیا ہے۔ تیسرا ملزم مفرور ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی